حجیت حدیث

(از جناب مولوی عبدالولی صاحب جعفری صادقپوری)

"شرعۃ الحق" نام سے شمس العلما حافظ سید محب الحق عظیم آبادی نے ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں مسائل شرعیہ کے اصول ایک جدید نقطۂ نظر سے "کتاب اللہ" سے مستخرج کرکے پیش کئے گئے ہیں جو درحقیقت حدیث وفقہ کی سیزدہ صد سالہ مذہبی حیثیت کے وزن کو ہلکا کرنے کی کوشش ہے۔ اس میں دعوی کیا گیا ہے، کہ قرآن مجید واضح اور مفصل ہے اس بنا پر ضروریات مذہبی کی حاجت براری میں کسی دوسرے دروازہ کے کھٹکھٹانے کی ضرورت نہیں تاہم یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ قرآن کی توضیح وتشریح حدیث وفقہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ مگر حدیث وفقہ ظنی الدلالت ہیں اور مع ہذا صحیح وغیر صحیح کی خلیج بھی پاٹنی پڑتی ہے، لہذا قرآن کی توضیح وتشریح عمل متواتر ومتوارث ہی سے ہو سکتی ہے؟ اور عمل متواتر ومتوارث وہ اعمال مذہبی ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عہد سے اس وقت تک علی حالہ بلاکم وکاست عملدرآمد ہوتا چلا آیا ہے اور امتداد زمانہ نے ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں کیا ہے، اور اس میں حدیث اور عمل متواتر ومتوارث میں مابہ الامتیاز یہ قرار دیا گیا ہے کہ حدیث صحت روایت ودرایت اور عدالت راوی کی محتاج ہے اور عمل متواتر ومتوارث صرف بداہت کا۔ اس میں تبلایا گیا ہے کہ شرعیات کے عام اصولی وکلی مسائل نماز، روزہ، حج وعمرہ، زکوٰۃ، طہارت، غسل، وضو، تیمم اذان، حلال وحرام، طلاق وخلع، سرقہ، زنا، صدقہ، اور ربوا وغیرہ ۔ جو ایمانیات وعبادات اور معاملات سے متعلق ہیں اور حدیث سے ماخوذ سمجھے جاتے ہیں . . . .

. . . درحقیقت عمل متواتر ومتوارث کے چراغ کی روشنی ہیں۔ اس میں عمل متواتر ومتوارث کو "برعکس نہند نام زنگی کافور" کے طور پر قرآن مجید کی شرح کا درجہ دیا گیا ہے، لیکن براہ ستم ظریفی وحدیث دشمنی احادیث کو طارم اعلیٰ سے اتار کر مذہبی تاریخ کے قعر مذلت میں گرا دیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ حدیث کی صحت ویقینیت اور قطعیت وتواتر کو فروتر کرنے کے لئے مغالطات کو کام میں لانے سے دریغ نہیں کیا گیا ہے اور "خاکم بدہن" تاویلوں کے ساتھ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تفقہ فی الدین کو منطوق قرآنی کے سرتاپا خلاف وحی کے دائرہ ہی سے باہر کرنے کی نظر فریب کوشش کی گئی ہے اور اسی سلسلہ میں بعض روایتیں ایسی پیش کی ہیں جن سے حدیث کی عدم قطعیت اور بے اعتباری ثابت ہو، لیکن مندرجہ روایت کے آخر کے جن بعض الفاظ سے اسی روایت کی تغلیط ثابت ہوتی ہے ان سے آنکھیں بند کر لی ہیں

یہ صحیح ہے کہ حدیثیں مذہبی تاریخیں بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی کی تاریخیں، ان کے طریق عبادت کی تاریخیں، ان کے احکام وفرامین کی تاریخیں، ان کے مواعظ وخطبات کی

تاریخیں، ان کے حرکات وسکنات کی تاریخیں، ان کے تفقہ فی الدین کی تاریخیں، اور قرآن مجید کی تشریح و توضیح کی تاریخیں۔ قرآن جس کی قطعیت و یقینیت مسلم ہے۔ نہایت بلند آہنگی سے مَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰى کا اعلان کرتا ہے جس کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عبادت، ان کے مذہبی احکام و فرایض، مواعظ و خطبات سب وحی و الہام کی بنا پر ہیں، قرآن نے واشگاف بتلایا ہے، کہ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰى (نجم ع ۱) اور نہیں بولتا ہے (نبی) اپنی ہوائے نفس سے بلکہ (دینی امور میں جو بولتا ہے) وہ وحی الٰہی ہوتی ہے ـــــ مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ ( ) یعنی جو رسول سے تمہیں ملے اُسے قبول کرو اور جس سے وہ منع کرے اس سے باز رہو۔

ان آیات کی بنا پر حدیثوں میں۔ جو مصنف کی ذہنیت کی بنا پر مذہبی تاریخیں ہیں۔ جو کچھ رسول کے احکام و فرایض افعال و اعمال، عادات و کردار، گفتار و رفتار، حرکات و سکنات پائے جاتے ہیں سب قرآن ہی کے حکم کے مطابق اسی کی طرح واجب العمل ہیں۔ مزید برآں قرآن میں مصرح ہے۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (احزاب ع ۵) کسی مسلمان مرد و عورت کو جب خدا اور رسول اس کے دین کے متعلق کوئی حکم دیں تو اس کے کرنے نہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں رہتا۔

یہ قطعی دلیل ہے اس پر کہ رسول کے غیر قرآنی احکام کی بھی نافرمانی جائز نہیں؟ یہ بھی قرآن ہی میں ہے کہ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (فرقان ع ۹) جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس سے ڈریں کہ کہیں اُن پر کوئی مصیبت یا دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔

مذکورہ بالا تمام آیات کے احکام و الفاظ عام ہیں جن میں صرف آیات قرآنی ہی مراد لینے کا کوئی قرینہ نہیں، اس کے دائرہ میں رسول کے قرآنی غیر قرآنی سب احکام آجاتے ہیں۔

یہ سوال کہ "قرآنی آیات کے احکام کے سوا رسول کے غیر قرآنی احکام بھی تھے؟" اس کا بھی جواب آیات قرآنی ہی میں موجود ہے، اور اسی سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر قرآنی وحی کا بھی ایک سلسلہ تھا جسے اسلامیات میں "وحی غیر متلو" یا "حدیث" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ سورہ تحریم میں ہے وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ (تحریم ع ۱) اور جب نبی نے اپنی بعض بیویوں سے کوئی راز کی بات کہی تو جب اس نے دوسرے سے یہ بات کہدی اور اللہ نے اس پر اپنے نبی کو مطلع کر دیا تو نبی نے اس بات کے بعض حصے کے متعلق بیوی سے کہا اور بعض سے اعراض کیا، پھر بیوی نے نبی سے پوچھا کہ اس کی آپ کو کس نے اطلاع دی تو نبی نے کہا کہ خدائے علیم و خبیر نے مجھے بتایا ہے۔

اس آیت میں یہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض ازواج مطہرات نے دریافت کیا کہ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا مجھے خدائے علیم و خبیر نے بتایا ہے۔ یہ ثابت ہے کہ حدیثی روایات میں جس "راز" کی بات

کی تفصیل ہے اور اس آیت میں اس کی جانب اشارہ ہے۔ اس کی قرآن میں کہیں تفصیل نہیں ہے اور یہ اعلام قرآن کے الفاظ میں سارے قرآن میں کہیں پر وارد نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ الفاظ قرآنی کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی کوئی اور صورت بھی تھی وہی "وحی غیر متلو" "وحی خفی" یا "حدیث" ہے اور تمام دفتر حدیثیات اسی قسم کی وحی کا ایک حصہ ہے۔

مصنف سے اس کی حدیث دشمنی کی ذہنیت نے احادیث کو بے اعتباری میں گرانے کے لئے بڑے طمطراق سے یہ روایت پیش کرائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ سے فرمایا اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ اپنی عورت زینب کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر لیکن زید نے نافرمانی رسول کر کے طلاق دے دی۔ پس مصنف نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر طاعت رسول بھی قرآن ہی کی طرح فرض ہوتی تو زید زینب کو ہرگز طلاق نہ دیتے، مگر حقیقت یہ ہے کہ حدیثوں کے خلاف مصنف کی اسی تعصبانہ ذہنیت نے اس حقیقت سے آنکھیں بند کرا دیں کہ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ الآیہ تو زید کی اسی نافرمانی رسول کی تہدید میں نازل ہوئی ہے اور طلاق کا واقعہ مقدم اور تہدید کی آیات کے نزول کا واقعہ موخر ہے، مصنف کا بلکہ تمام اہل قرآنی جماعتوں کا بزعم ان کے یہ موثر ترین حربہ تھا جو بدقسمتی سے کارگر نہ ہو سکا۔ یہ بھی صحیح ہے کہ دفتر احادیث کے سب رطب ویابس صحیح اور قطعی ویقینی نہیں، لیکن روایتاً و درایتاً جو صحیح ہیں ان کی صحت یقینیت اور قطعیت میں ذرہ برابر بھی شک نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شرعیات کی کتاب سے حدیث و فقہ کے ابواب کو خارج کرنا صحیح معنوں میں ایک نئی جماعت کی تاسیس اور اسلامیات کے زائد از سیزدہ صد سالہ مضبوط شیرازہ کو بکھیرنا ہے جو فقدان تدبر و مآل اندیشی کا نتیجہ ہے۔ اس بنا پر یہ کتاب "اہل قرآنیات" کا نہ صرف ایک صفحہ ہے بلکہ اس سے مقصود فرقہ اہل قرآن میں ایک معتدل ترین جماعت پیدا کرنا ہے، کیونکہ حدیث کی تشریعیت سے "پنجابی اہل قرآن" کو بھی مصنف کتاب کو بھی "گولڈزیری" جتھا کے اہل قرآن کو بھی سب کو انکار ہے، مصنف نے عبادات و معاملات کی تفصیل اور ان کے طریق کار اور ہیئت کذائی کی توضیح و تصریح میں جب قرآن میں کوئی مضبوط جائے پناہ نہیں دیکھی تو "عمل متواتر و حوارث" کے دامن میں پناہ لی، اور پنجابی اور گولڈزیری اہل قرآنوں نے اپنی رائے و عقل کو دلیل راہ بنا کر ایک جدید راہ ضلالت اختیار کی۔

صدری جنتری

(از مولوی ابوالولی عبیداللہ صاحب رحمانی مبارکپوری مدرس مدرسہ دارالسلام دہلی)

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ اکثر امور سیاسی و معاشرتی کے لئے تاریخ کا ہونا لازمی و ضروری ہے کیونکہ